(قسط ہشتم)

بیاناتِ خوشتر "رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ"

بیان جمعۃ المبارک

ڈربن، ساؤتھ افریقہ

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

زیرِ سرپرستی

شہزادہ علامہ خوشتر، پیر طریقت حضرت علامہ مولانا محمد مسعود اظہر قادری رضوی
سجادہ نشین خوشتر

زیرِ سایہ

شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خوشتر صدیقی قادری
خلیفہ تاج الشریعہ

باہتمام

مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

مکتبہ دار الرضا
عالمی روحانی مرکز دار الرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی
TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com
DAR-UL-RAZA

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب:............... بیاناتِ خوشتر ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' (قسط ہشتم)

اسپیکر:............... حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خوشتر قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ''

موضوع:............... بیان جمعۃ المبارک ڈربن، ساؤتھ افریقہ

زیرِ سرپرستی:............... شہزادہ علامہ خوشتر حضرت مولانا محمد مسعود اظہر سجادہ نشین

زیرِ سایہ:............... شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خلیفہ تاج الشریعہ

زیرِ نگرانی:............... حضرت علامہ مولانا مفتی ابونعمان عرفان شریف مدنی

باا ہتمام:............... مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی

سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

تحریر و ترتیب:............... حافظ محمد اصغر عطاری (شعبہ تحریرات دارالرضا انٹرنیشنل)

صفحات:............... 27

پبلشر:............... مکتبہ دارالرضا جھنگ سٹی

مکتبہ دارالرضا
عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل
بستی شہنی والی، وارڈ نمبر 7، پرانا چنیوٹ روڈ، جھنگ سٹی
TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

نحمده ونصلى على رسوله الكريم o فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم o

محمد رسول الله ط والذين معه اشداء على الكفار رحمآء بينهم ترئهم ركعا سجدا يبتغون فضلا من الله رضوانا ز سيماهم فى وجوههم من اثر السجود ط ذلک مثلهم فى التورة ج ومثلهم فى الانجيل ج

صدق الله مولانا العظيم ط وصدق رسول النبى الكريم ونحن على ذالک من الشاهدين والشاكرين والحمدلله رب العالمين o

قال الله تبارک وتعالى فى شانِ حبيبهo ان الله وملئكته يصلون على النبى ط ياايها الذين امنو صلو عليه وسلموا تسليماo

اللهم صل على سيدنا ومولانا محمد وعلى ال سيدنا ومولانا محمد وبارک وسلم

بیان جمعۃ المبارک ڈربن، ساؤتھ افریقہ

اس مبارک اجتماع میں محبت وعقیدت کے ساتھ تین مرتبہ درودِ پاک پڑھ لیں۔آج جیسا کہ اعلان کیا جاچکا ہے کہ بریلی شریف ہندوستان میں اعلیحضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجدد دِین وملت کا سالانہ عرس آج ختم ہوا۔اور دو بج کر 35 منٹ پر آپ کے نام بریلی شریف میں ایصالِ ثواب کیا گیا۔ اور تقریباً بیس لاکھ ہندوستانی، پاکستانی اور دنیا بھر سے مسلمانوں نے اُس میں شرکت

کی ۔اور اِس طرح ایک مجدد کی بارگاہ میں اللہ عزوجل کی رحمت اور نذرانہ ثواب پیش کیا گیا۔

دین کا کام کرنے والوں کا انعام

میرے عزیزو، میرے دوستو! اِس دنیا میں جو بھی میرا اور آپ کا حال ہے یہ بتاتا ہے کہ آخرت میں کیا ہونیوالا ہے۔ جو لوگ اِس دنیا میں رہ کر اللہ عزوجل اور اُس کے رسول کو راضی کر گئے اور جن لوگوں نے حضرتِ محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے میسج کو اُن کے دین کو، اُن کے پریکٹس کو، اُن کے کردار کو دنیا کے سامنے پیش کیا اور اُس پر عمل کیا یہ لوگ دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی اسی طرح دنیا میں ہیں کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُن کا لوگوں کے دلوں پر قبضہ ہے۔آج کا جو نظام ہے ایڈمنسٹریشن، آپ کو معلوم ہے کہ ویلتھ پاور، ڈیفنس پاور، برادری اور Brotherhood کی جو پاور ہے یہ مختلف قسم کی طاقتیں دنیا میں ہیں۔ کسی کے پاس دولت ہے تو وہ دولت کے بل بوتے پر بہت کچھ کرنا چاہتا ہے۔ کسی کے پاس اپنی برادری ہے، اپنا قبیلہ، اپنی فیملی ہے اِس بنیاد پر وہ بہت کچھ کرنا چاہتا ہے۔لیکن یادرکھو یہ ساری چیزیں ختم ہونیوالی ہیں اور دنیا میں اِن کا وجود چند دنوں کیلیئے ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے جن کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا ہے۔وہ اللہ عزوجل کے چنے ہوئے بندے اُن کے پاس بظاہر طاقت نہیں ہوتی، اُن کے پاس فیملی اور فیملی طاقت بھی نہیں ہوتی۔ بظاہر اُن کے پاس نمود و نمائش بھی نہیں ہوتی۔لیکن دیکھا یہ گیا ہے کہ اللہ عزوجل کے بندے اُن کی جانب جھکتے ہیں،

اور اللہ عزوجل کے بندوں کے دلوں پر اُن کا قبضہ ہوتا ہے۔

اسلام کیا ہے؟

خدا کا شکر ہے کہ انہی اولیائے کاملین میں اِس صدی کے مجدد اعلیحضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پیدا کیا اور آپ سے اللہ تعالیٰ نے عظیم کام لیا۔ آپ جانتے ہیں کہ اسلام شروع ہی سے اپنے آپ کو ڈیفنس کرتا آرہا ہے۔ جب کبھی اسلام کی موومنٹ کسی زمانے میں، کسی ملک میں، کسی سوسائٹی میں شروع کی گئی تو اسلام کو ڈیفنس کرنا پڑا۔ کیونکہ اسلام کے خلاف اینٹی گروپ اور اینٹی پاور ہر زمانے میں اسلام کے خلاف رہا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ پیغمبر دنیا میں اسی لئے تشریف فرما ہوئے کہ وہ اللہ عزوجل کی حکمت کے مطابق اللہ عزوجل کے پیغام کو، اللہ عزوجل کی بات کو، اللہ عزوجل کے فرمان کو اللہ عزوجل تک پہنچائیں اور جو کچھ اللہ عزوجل کا فرمان اور ارشاد ہے اپنی زبان سے کہہ کر سنا دیں اور کر کے دکھا دیں۔ اسلام کیا ہے؟ پیغمبر کی زبان کا نام اسلام ہے جو کچھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہہ کر بتا دیا وہ اسلام ہے اور جو کچھ کر کے دکھا دیا وہ اسلام ہے۔ بس یہ دو چیزیں ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟ یہ ہے اسلام، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا؟ یہ ہے اسلام۔

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف

آپ جانتے ہیں کہ اینٹی پاور اُس زمانے میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا اُس کو چیلنج کیا۔ مثلاً سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اعلان کہ اللہ عزوجل ایک ہے، اِس کو

مکہ کے کفارِ مکہ اینڈ کمپنی نے تسلیم نہیں کیا۔اسی طرح سے سرکارِ دو عالم ﷺ کا یہ کردار، یہ عمل، یہ ایکشن کہ کعبے سے سارے بتوں کو نکال دو اور کعبے میں صرف ایک خدا کی عبادت ہوگی اور ایک خدا کی پوجا ہوگی ۔میرے دوستو! جو ناچنے والے لوگ تھے وہ مخالف ہوگئے، جو شراب پینے والے تھے وہ مخالف ہو گئے، جن لوگوں کے پاس پاور اور طاقت تھی وہ لوگ مخالف ہو گئے ۔کعبے کا جو منیجمنٹ تھا لیڈر شپ جو مکہ معظّمہ کی وہ مخالف ہوگئی۔معلوم یہ ہوا کہ اسلام کو ہر زمانے میں اینٹی گروپ کا مقابلہ کرنا پڑا ہے ۔ یہ صرف اِس زمانے کی بات نہیں ہے۔آج اگر کوئی مخالف طاقت ہمارے سامنے آتی ہے تو ہم گھبرا جاتے ہیں کہ یا اللہ یہ لوگ مخالفت کیوں کرتے ہیں؟ میں تم سے پوچھنا چاہتا ہوں وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کیوں کرتے تھے؟ کیا ہمارے پیارے نبی ﷺ سے سچا کوئی اور ہوسکتا ہے؟ کیا اُن سے اچھا کوئی ہوسکتا ہے جو سارے اچھوں میں سب سے زیادہ اچھا، جو سارے اونچوں میں سب سے زیادہ اونچا ۔لیکن مخالفت انہوں (کفار) نے کی۔

زکوۃ کے منکروں سے جنگ

میرے عزیزو، میرے دوستو! حضور ﷺ کے بعد خلفاء راشدین کا زمانہ آیا اُس زمانے میں بھی مخالفت ہوئی۔سب سے پہلے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف جو مخالف گروپ تھا، اپوزیشن گروپ تھا اُس نے مخالفت کی۔اور اُس کی یہ سازش تھی کہ اسلام میں نماز ہے، روزہ ہے، حج ہے اور زکوۃ ہے اُس نے کہا کہ ہم

زکوۃ نہیں دیں گے معاذ اللہ۔ یہ ایک گروپ تھا حضرتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں اُٹھا۔ اب آپ دیکھ رہے ہیں کہ وہ نماز بھی پڑھتے تھے، روزہ بھی رکھتے تھے، حج بھی کرتے تھے اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بھی پڑھتے تھے اور وہ مسلمان بھی تھے لیکن جب انہوں نے زکوۃ کا انکار کیا تو حضرتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فیصلہ ہوا کہ اُٹھو اور اِن بدبختو کو ختم کردو یہ مسلمان نہیں ہیں اِن کی گردن کاٹ کر رکھ دو۔ ایک شخص پچھتر ہزار مرتبہ، اور پچھتر لاکھ مرتبہ کلمہ پڑھے اور رات دن وہ نماز پڑھے اور رات دن وہ روزے رکھے اور ہر سال وہ حج کرے لیکن وہ زکوۃ کا منکر ہے تو وہ کافر ہے، اسلام سے خارج ہے اسلام میں اُس کا کوئی حصہ نہیں۔ اُٹھو اور اِن کو ختم کردو۔

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ

میرے عزیزو، میرے دوستو! اس کیلئے ضرورت تھی صدیقی پاور کی پھر آپ نے اِس کا بھی قابلہ کیا۔ پھر آپ کو معلوم ہے کہ اُس زمانے میں کیا ہوا؟ اُس زمانے میں یہ بھی ہوا تھا کہ ہر برادری کہتی تھی کہ ہمارا Repesentative جیسا کہ آج کل کی یہ جو ڈیموکریسی ہے اُس زمانے میں بھی یہ سلسلہ پیدا ہو گیا تھا یہ ہر فیملی اور ہر سوسائٹی یہ چاہتی تھی کہ اُن کا Repesentative اور اُنکا ایک خلیفہ بن جائے۔ سلام ہو اے اللہ کے آخری رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اوّل حضرتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ گرامی پر کہ آپ نے اِس قسم کی جو ڈیموکریسی تھی اسلام کے اِس نظام کو ختم کرنے والی ڈیموکریسی تھی آپ نے سب کو ختم کر دیا اور فرمایا بالکل

نہیں۔ یہ کیا بات ہے کہ اِس میں بھی خلیفہ ہو اور اُس میں بھی خلیفہ ہو اور اگر بہت سے خلیفہ ہو گئے اور ہر شخص نے اگر لیڈر شپ کا دعویٰ کیا اور دو چار کو اگر خلیفہ تسلیم کر لیا گیا تو پھر اسلام کی Unity ختم ہو جائے گی۔ اِس لئے اسلام کی Unity کو بچانے کیلئے حضرتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھے اور سب نے آپ کو اپنا خلیفہ اوّل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تسلیم کیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خارجیوں کو قتل کیا

میرے دوستو! بتانا یہ ہے کہ یہ سلسلہ اِسلام کے خلاف ہر زمانے میں رہا ہے ۔ یہاں تک کہ بات لمبی نہ ہو خود حضرتِ مولائے کائنات حضرتِ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کو معلوم ہے کہ آپ کا جو زمانہ ہے نہایت پریشان، درد بھرا وقت ہے حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ، ہر جگہ لڑائی جھگڑا، Fighting لڑائی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک آگ ہے جو چاروں طرف لگی ہوئی ہے اور اُس آگ میں ایک خدا کا شیر علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر فتنے کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ فتنہ کیا تھا، عجیب بات ہے۔ ایک فتنہ یہ اُٹھا کہ حاکم صرف ایک اللہ ہے اور رولنگ پاور صرف اللہ کے پاس ہے، باقی اللہ کے علاوہ حاکم کوئی نہیں۔ مگر حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فرمایا کہ ظالمو اللہ تعالیٰ تو حاکم ہے اِس میں تو کوئی شک ہے ہی نہیں مگر اللہ نے اپنے بندوں کو بھی تو حاکم بنایا ہے، دنیا کا نظام کیسے قائم ہو سکتا ہے؟ انہوں نے حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف سازش کی اور پھر کیا ہوا آپ کو معلوم ہے کہ یہ جو خوارج حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کی جماعت سے نکل گئے اور حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف لڑنے کیلئے آئے تو آپ نے خوارج کے مقابلے میں تلوار اُٹھائی اور بہت سے خارجیوں کو آپ نے قتل کیا یہ وہ خارجی لوگ تھے جو کلمہ بھی پڑھتے تھے، نماز بھی پڑھتے تھے سبھی کچھ کرتے تھے مگر آپ نے ایک ایک کو قتل کیا۔ معلوم یہ ہوا کہ اسلام کے جو اصول ہیں، جب اسلام کے اصولوں کو کوئی آدمی تسلیم نہ کرے وہ مسلمان نہیں ہوسکتا۔

خلیفہ چہارم کے زمانے میں فتنے

ایک شخص نے حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ! بات کیا ہے کہ آپ کے زمانے میں **Miss Guisness** بہت زیادہ ہے؟ بہت لڑائیاں جھگڑے ہیں، اتحاد نہیں ہے اور جیسے آج کل لوگ کہتے ہیں کہ اتحاد نہیں ہے۔ ارے بھائی آج تم اتحاد کی بات کرتے ہو یہ تو حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں بھی نہیں۔ اور وہ تو علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، شیر خدا ہیں، محمد رسول اللہ ﷺ کا داماد اور محمد رسول اللہ ﷺ کے چچا کا بیٹا! جنتی ہیں الحمد للہ رب العالمین اور ہمارے سر کے تاج ہیں اور اولیائے کاملین کے سردار ہیں، آج ہم یہ قادری اور چشتی اور نقشبندی اور سہروردی یہ سارے جو سلسلے ہیں حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں اور حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سارے ولیوں کے سرتاج ہیں۔ پریشانی تھی کسی نے پوچھا کہ اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ! آپ کے زمانے میں بہت ہی کسمپرسی ہے اور سکون نہیں، خوشیاں نہیں ہر جگہ پریشانیاں ہیں کیا وجہ ہے؟ لیکن حضرتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرتِ فاروقِ اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں بڑا امن والا وقت تھا لیکن آپ کے زمانے میں امن نہیں ہے ایسا اعتراض کیا لوگوں نے حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو۔ کیا جواب دیا انہوں نے ،انہوں نے فرمایا کہ بھئی بات یہ ہے کہ جب حضرتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ تھا تو وہ بڑا پُر امن وقت تھا اور بہت اچھا وقت تھا،اور حضرتِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جب زمانہ تھا تو وہ بھی بڑا اچھا تھا اُس کا سبب کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ اُس زمانے میں ہم اُن کے منسٹرز تھے،ہم اُن کے وزیر تھے مشورہ دینے والے ہم لوگ تھے،ہم اُن کی کمیٹین میں تھے،ہم اُن کے مددگار تھے،اِس لئے اُن کا زمانہ اچھا تھا لیکن میرے زمانے میں تم جیسے نااہل میرے مددگار ہو،تم جیسے غلط قسم کے لوگ Repesentitve بن کر کے اور مددگار بن کر کے اور دوست بن کر میرے سامنے آئے ہو اِس لئے یہ سارا ہنگامہ اِس لئے ہے تم سے۔

حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور نااہل مشیر

اِس لئے میرے دوستو! معلوم یہ ہوا کہ امامت صرف امام سے ہی نہیں میرے دوستو۔ اگر دیکھا جائے تو امام کتنا ہی متقی ہو مگر جب مقتدی بھی پیچھے صحیح ہوں جب تو بات بنتی ہے۔ خالی چیئرمین شپ سے اور لیڈر شپ سے گاڑی نہیں چلتی پیچھے بھی دیکھا جاتا ہے۔ فرمایا کہ اُس زمانے میں ہم لوگ تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اور حضرتِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ میں تھا حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں اُن کا مشیر تھا ایڈوائسر میں تھا اور میرے زمانے میں ایڈوائسر تم

ہو،تم لوگ نا اہل ہو اِس لئے یہ سارا سلسلہ ہے اور ہم لوگ چونکہ اچھے تھے ہم اُن کے ایڈوائسر تھے اِس لئے صحیح طور پر نظامِ ایڈمنسٹریشن تھا۔تو اِس لئے معلوم ہوا میرے دوستو کہ ایڈوائسر کا صحیح ہونا بھی بڑا ضروری ہے ایڈوائسر اگر غلط ہو تو سارا ہی نظام ہی غلط ہو جاتا ہے اِس لئے اسلام میں جو ایڈوائسری کونسل ہے اِس میں بہت دیکھ بھال کے ہر شخص کو ایڈوائسر نہیں بنایا جا سکتا۔ یہ تو حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے کی بات میں آپ کو بتا رہا ہوں اور اُس کے بعد یہ دور چلتا گیا، چلتا گیا ہر زمانے میں جب کبھی کوئی ریفارمر آیا، جب کبھی کوئی مجدد آیا، جب کوئی پیس میکر اور امن قائم کرنے والا اللہ کی جانب سے اِس زمین پر اُٹھا اور محمد رسول اللہ ﷺ کے دین کو اُس نے پیش کیا ۔مخالف گروپ اُن کے سامنے آگئے اور مخالفت شروع ہو گئی۔

غوثِ اعظم کے زمانے میں اسلام کی مخالفت

آپ ذرا سا کتاب پڑھیں کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کو معلوم ہے کہ ہم سارے کے سارے حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید ہیں اور حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام جہاں آتا ہے ہم سر وہاں جھکا دیتے ہیں ۔لیکن آپ کو معلوم ہے کہ حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے زمانے میں ہر طاقت کا آپ کو مقابلہ کرنا پڑا ہے۔چاروں طرف سے مخالف، بادشاہ جتنے تھے تو وہ مخالف،اُس زمانے میں جسٹس اور چیف جسٹس جو تھے وہ مخالف، سارے قاضی وہ مخالف،اُس زمانے کی جو رولنگ پاور تھی وہ مخالف، جو اوپر سیاسی طاقت تھی وہ مخالف،اُس زمانے کے بڑے

بڑے امام اور خلیفہ سارے کے سارے مخالف ،اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے نواسوں کا نواسہ اور بیٹوں کا بیٹا ،اور بیٹوں کا بیٹا ،اور غلاموں کا غلام حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تنہا ساری طاقتوں کا مقابلہ کیا ساری طاقتوں کا۔تو معلوم یہ ہوا کہ یہ نہیں دیکھنا چاہئے کہ کون آدمی مخالف ہے اور کیا ہے یہ کچھ نہیں ،دیکھنا یہ ہے کہ جو کام آپ کررہے ہیں جو کام ہم کررہے ہیں یہ صحیح ہے یا نہیں ۔اگر یہ صحیح ہے تو ٹھیک ہے، کیا حضرت امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مخالفت یزید نے نہیں کی ؟حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مخالفت بھی لوگ کرتے رہے ۔حضرت خواجہ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب میرے مَقْدَس میں آئے تو مخالفت ہوئی ۔

اسلام کی حقانیت

لیکن میرے عزیز و میرے دوستو ! معلوم یہ ہوا کہ اسلام کا یہ طریقہ ہے کہ اسلام کی جب مخالفت ہوتی ہے تو اسلام کی اصل تصویر ہمارے سامنے آتی ہے ۔جب تک اسلام کی مخالفت نہ ہو اسلام کی حقانیت سمجھ میں نہیں آتی ۔ابو جہل سامنے نہ ہوتا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صداقت کیسے چمکتی ؟

اعلیحضرت کی ولادت

میرے عزیزو، میرے دوستو! ہر زمانے میں یہی کچھ رہا ہے۔بہر حال بات لمبی نہیں کررہا ہوں ۔بتاتا یہ ہے کہ یہ جتنے بھی ریفارمر اور جتنے بھی اللہ کے بندے ہیں ہر زمانے میں اپنی اپنی ڈیوٹی یہ دیتے رہے اور یہاں تک کہ چودھویں صدی شروع

ہوئی، تیرہویں صدی ختم ہورہی تھی اور چودہویں صدی کا آغاز تھا۔ اِس میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر میں ایک اپنا بندہ بھیجا اوراحمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام سے مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوااور یہی لڑکا تیرہ سال دَس ماہ اور چار دن آپ نوٹ کیجئے تیرہ سال، دس ماہ اور چار دِن صرف اتنی سی عمر میں سارے چودہ سو سال کے جو علوم تھے اللہ نے سب آپ کو دے دیئے۔ جتنے علوم تھے صرف اتنی سی عمر میں آپ نے مصلیٰ بھی سنبھال لیا۔قاضی بھی ہو گئے مفتی اعظم بھی ہو گئے مصنف بھی ہو گئے سب کچھ اللہ تبارک وتعالیٰ نے دے دیا۔

ایرانی مذہب کیلئے مجدد الفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اُس کے بعد آپ کو معلوم ہے کہ ہندوستان کی جو سوسائٹی ہے اُس میں جب وہاں باہر کی طاقت جب ہندوستان میں آئی ۔جب تک مغل امپائر وہاں رہا مغل امپائر میں بھی باہر سے طاقت آئی تھی کچھ لوگ آئے تھے ایران سے اِدھر سے اُدھر سے لیکن ایران کا جب مذہب وہاں آیا اور ایران کی طاقت وہاں آئی تو ایرانی مذہب کیلئے اور ایرانی طاقت کے مقابلے کیلئے اللہ تعالیٰ نے مجدد الفِ ثانی حضرت شیخ سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پیدا کیا۔

مغل بادشاہ اورنگزیب نے باطل فرقے ختم کر دیئے

پھر یہ عجیب بات تھی کہ ایران کی جتنی طاقت تھی اور یہ ایران کا جو مذہب تھا

جب یہ ہندوستان میں آیا اور اکبر اور جہانگیر تک اِس کا سلسلہ رہا۔ شاہجہاں کے ٹائم میں یہ نارمل ہو گیا اور پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے شاہجہاں کے گھر میں اورنگزیب نامی ایک ایسا لڑکا بھیجا اور ایسے شہنشاہ ہوئے کہ یہ جتنے فرقے تھے سارے فرقوں کو ختم کر کے محمد رسول اللہ ﷺ کا دین ہر جگہ ہندوستان میں جاری کیا۔

مغل حکومت کے اختتام پر مسلمانوں کی تقسیم

لیکن مجھے بتانا یہ ہے کہ جب یہ مغل امپائر اور مغل گورنمنٹ جب ختم ہو گئی اور جب یہ دوسری طاقتیں آئیں جب یہ سیکنڈ پاور نے آکر ہندوستان کو ہولڈ کیا اور مسلمانوں کو تقسیم کرنے کا بہترین طریقہ یہ تھا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت کو مسلمانوں سے دلوں سے نکال دیں۔ یہ اقبال کا ایک شعر ہے۔

یہ فاقہ کش موت سے ڈرتا نہیں ذرا،
روحِ محمد اِس کے دلوں سے نکال دو۔

یہ مسلمان بھوکی حالت میں بھی کسی سے نہیں ڈرتا تو اُس کے دل سے محمد ﷺ کی محبت نکال دو بس پھر ہندوستان میں یہ کھیل شروع ہو گیا اور سارا ٹارگٹ یہ تھا کہ وہ جو بارہ سو سالوں سے دین چلا آ رہا ہے، اُس دین کو ختم کر کے ایک ایسا دین جاری کر دیا جائے جس میں محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اور محبت اور Prophethood اور Office of the Prophethood یہ کچھ نہ ہو۔

اعلیحضرت نے باطل فرقوں کا رد کیا

اِس کیلئے وہاں کوشش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اعلیحضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پیدا کیا اور میرے عزیز و میرے دوستو آپ کا قلم چلا ۔ اِس طرح چلا کہ قرآن اور حدیث اور بارہ سو سال کی اسلام کی جو حقیقت تھی جو بھی فرقہ آپ کے سامنے آیا آپ نے اُس کا رد کیا اور مسلمانوں کو ہوشیار کیا کہ اے مسلمانوں ہوشیار ہو جاؤ۔ کیونکہ دین اور اسلام یہ نام ہے محمد رسول اللہ ﷺ سے کنکشن اور محبت کا ۔ اگر حضور سے محبت ہی محبت ہی نہیں تو پھر دین اور اسلام کہاں ؟ میرے عزیز و میرے دوستو عجیب و غریب وقت تھا۔

جامع مسجد دہلی میں تبرکاتِ نبوی کی زیارت

دہلی کی جامع مسجد میں تبرکات رکھے ہوئے تھے دلی آپ کو معلوم ہے کہ بائیس خواجہ کی چوکھٹ ہے وہاں قدم قدم پر مزارات ہیں ۔ بہادر شاہ ظفر مغلیہ سلطنت کا آخری بادشاہ وہ سنی تھا بیچارہ، مزاروں پر بھی جاتا تھا، غلافِ کعبہ کو بھی چومتا تھا۔ حضور ﷺ کے جو تبرکات تھے یہ سب اہلسنت و جماعت کا جو طریقہ ہے حضور ﷺ کے بال مبارک اور جتنے بھی تبرکات تھے ۔ اُسی زمانے میں اسماعیل دہلوی بھی تھا اُس نے کہا کہ یہ بھی غلط ہے دہلی کی جامع مسجد میں مت جاؤ، اِس مزار پر مت جاؤ، وہاں بھی مت جاؤ، یہ بھی غلط ہے وہ بھی غلط ہے یہ بھی کفر ہے، بدعت ہے، شرک ہے۔ ایک ہنگامہ تھا ایک طرف ایک فرقے نے یہ کہنا شروع کیا کہ اماموں کو کی ضرورت نہیں ہے، یہ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی یہ سب غلط ہے بس اِسکو بھی چھوڑ و اور

ڈائریکٹ قرآن پاک پر عمل کرو پھر یہ خواجہ اعظم اور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ بزرگانِ دین یہ سب کچھ نہیں ہیں۔

اسلام مخالف قوتوں کے ہر دور میں ہتھکنڈے

مقصد یہ ہے کہ حضور ﷺ کے زمانے میں بھی ایسے لوگ تھے اور یہ عجیب و غریب بات ہے اور جو ہسٹری ہے اسلام کی اِس ہسٹری میں یہ پوائنٹ بہت پاورفل پوائنٹ اور بڑا زبردست پوائنٹ ہے کہ کافروں نے اوپر سے ہمیں توڑنے کی بہت کوشش کی مثلاً خدا کو چھوڑ دو ایک خدا کو چھوڑ دو۔ نبی اللہ کو چھوڑ دو، اوپر سے کٹ اَپ کرنے کی کوشش کی تو ابوجہل اینڈ کمپنی اور مکہ اینڈ کمپنی اِس میں میرے دوستو کامیاب نہیں ہوسکا وہ اِس میں فیل ہو گیا کیونکہ اوپر سے ہمیں کٹ اَپ کرنے کی کوشش کی۔ایک اللہ کو مت مانو اوپر سے کٹ اَپ، محمد رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ دو اوپر سے کٹ اَپ، یہ جو بارہویں صدی میں ہے یہاں انہوں نے کہا کہ اوپر سے کٹ اَپ کرنے کی کوشش کی گئی تو پوری کمپنی فیل ہو گئی۔انہوں نے نیچے سے ہمیں کٹ اَپ کرنے کی کوشش کی، کیا مطلب؟ یعنی نیچے سے انہوں نے کٹ اَپ کرنے کی یہ کوشش کی کہ بارہویں صدی میں جو ہندوستان کا مسلمان ہے جتنے بزرگ ہیں بارہویں صدی کے کسی کو مت مانو۔ یہ علماء، یہ صلحاء، یہ مشائخ، یہ بزرگانِ دین اور یہ سادات مت مانو، کیونکہ اُن کی سازش یہ تھی کہ بارہویں صدی کے لوگوں کو اگر ہم نے اِن سے کٹ اَپ کر دیا تو پھر گیارہویں صدی تو ویسے ہی نکل جائے گا تو جب یہاں سے یہ لوگ الگ

ہو گئے تو پھر نہ کوئی خواجہ نظام الدین اوٗلیاء کو جانے گا، نہ کوئی بختیارِ کا کی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جانے گا، نہ بابا فریدِ گنجِ شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو، علاولدین صابری کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو، نہ خواجہ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو، نہ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو تو نیچے سے اِن کو کٹ اَپ کرنے کی کوشش کرو کیونکہ نیچے سے اگر یہ کٹ اَپ ہو گئے تو اوپر یہ جا نہیں سکتے۔ اور جب یہ اوپر نہیں جائیں گے تو خود بخود محمد رسول اللہ ﷺ سے دور ہو جائیں گے۔ حضور ﷺ کے زمانے میں اوپر سے کٹ اَپ کرنے کی کوشش کی گئی اور بارہویں صدی میں نیچے سے۔

میرے عزیز و میرے دوستو! احسان ہے یہ سارے علماء و مشائخ کی گردنوں پر اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کہ انہوں نے اِس رشتے کو کاٹنے نہیں دیا۔ اِس سے پہلے بھی بزرگوں نے کوشش کی مثلاً حضرت مولانا فضل رسول رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ انہوں نے اسماعیل دہلوی کا مقابلہ کیا مولانا فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ تو وہ لوگ تھے جنہوں نے جامع مسجد دہلی کے اندر گفتگو ہو رہی تھی اور اسماعیل دہلوی سے مقابلہ ہوا لیکن وہ صرف تھوڑے تھوڑے وقت تک کیلئے تھا لیکن پوری جنگ کر کے اور پوری طاقت کے ساتھ جو مقابلہ کیا ہے اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ ظالمو! اگر تم خواجہ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کٹ گئے تو غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی کٹ جاؤ گے، اور غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کٹ گئے تو امامِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی کٹ جاؤ

گے، اور امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کٹ گئے تو سارے اماموں سے گئے اور سارے پھر سارے صحابہ علیہم الرضوان سے بھی گئے اور صحابہ علیہم الرضوان سے کٹے تو پھر محمد رسول اللہ ﷺ سے بھی تمہارا رشتہ کٹ جائے گا۔ یہ میرے دوستو گائیڈنس تھی اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی۔

موریشس میں غلافِ کعبہ چومنے پر اعتراض

ایک واقعہ آپ کو بتاؤں، عجیب وغریب بات ہے، میں جس زمانے میں موریشس میں خطیب تھا جامع مسجد موریشس میں مجھے ایک رسالہ ملا، موریشس میں یہ طریقہ یہ ہے کہ بلکہ ہر جگہ تقریباً ہوتا ہے کہ مسجدوں کے اندر ہر جگہ لوگ غلافِ رکھتے ہیں۔ تو وہ نمازی لوگ نماز کے بعد غلافِ کعبہ آ کر چومتے ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ ہم لوگ تو جانتے ہیں کہ یہ غلافِ کعبہ یہ کاٹن کا بنا ہوا ہے یا مخمل کا بنا ہوا ہے یا یہ ایک تو اِس کو چونکہ نسبت ہے کعبے سے اِس لئے اِس کے اندر احترام ہے بات ختم ہوگئی۔ تو جامع مسجد موریشش میں غلافِ کعبہ کا ٹکڑا وہاں تھا میں پڑھ چکا تھا ایک رسالے میں کہ موریشس میں اُس زمانے میں باہر کے لوگ مثلاً صورت میں کاٹھیاوار، میمن برادری وہاں موجود تھی، سوداگر اور بزنس مین وہاں موجود تھے اور انہوں نے غلافِ کعبہ کا ٹکڑا وہاں لاکر رکھ دیا اور لوگ چومتے تھے تو انہوں نیا علیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو لکھا کہ لوگ ایسا یہاں پر کرتے ہیں لیکن کچھ لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ الحمدللہ! اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ

علیہ نے جامع مسجد مورسش کے اُس غلافِ کعبہ کے متعلق جواب دیا اور فرمایا کہ ”بھئی بات یہ کہ جہاں تک غلافِ کعبہ کے چومنے کا تعلق ہے تو یہ تو ایک محبت اور عقیدت کی بات ہے احترام کی بات ہے۔ دیکھئے ہم محبت بیان کرتے ہیں بچوں کو چوم لیتے ہیں چھوٹے بچوں کو بچیوں کو محبت میں ہم چوم لیتے ہیں۔ آج بھی دیکھئے کہ کوئی کتنا ہی مخالف ہو اُس سے کہئے کہ قرآنِ عظیم جو غلاف میں لپٹا ہوا لوگ چومتے ہیں۔ قبر ہے تو لوگ قبر کو بھی چومتے ہیں حالانکہ قرآن عظیم تو اندر ہے لیکن قبر کو چومتے ہیں تو قبر کو کیوں چومتے ہیں؟ وہ اسی لئے کہ اِس کا تعلق قرآن عظیم سے ہے، اسی طرح سے بزرگانِ دین کے مزارات کے اوپر چادر ہوتی ہے بعض دیوانے اُسے بھی چوم لیتے ہیں۔ بہر حال تو مقصد یہ ہے کہ یہ جتنے بھی مزارات اور اؤلیائے دین کے تبرکات ہیں مثلاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جو موئے مبارک ہے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جو بال مبارک ہیں اِن کو احترام سے دیکھنا درود وسلام پڑھنا۔ عرض یہ کررہا ہوں کہ جب کسی کو کسی سے محبت ہو گی تو اُس کی ہر چیز پیاری ہوگی۔ اعلیحضرت نے ہمیں بتایا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے محبوب ہیں اور اُن کی ہر چیز محترم ہے، معزز ہے، **Respected** ہے، خبردار! اگر تم نے کسی چیز کی گستاخی کی تو پھر ایمان نہیں رہے گا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہنے والوں کی پکڑ

میرے عزیز و میرے دوستو! آپ یہ کیسے مان سکتے ہیں کہ اسی ہندوستان میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا بھائی کہا گیا۔ بڑے بھائی ہیں بس ٹھیک ہے، واہ بھئی واہ۔

اسی ہندوستان میں حضور ﷺ کو اپنے جیسا بشر کہا گیا۔ جیسے آپ ایک آدمی ہیں ایک بشر ہیں ایسے حضور ﷺ ایک بشر ہیں۔ مقصد یہ تھا کہ کسی طرح سے حضور ﷺ کی جو محبت ہے مسلمانوں کے دلوں میں اس کو ختم کر دیا جائے۔ اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قلم چلا اور آپ نے **Proprhethood** اس کی بھی حفاظت کی، **Centhood** اس کی بھی حفاظت کی، ولایت کی بھی، نبوت کی بھی اور **Office of the Prophethood** اِس کی بھی حفاظت کی، **Office of the centhood** اِس کی بھی حفاظت کی اور اِس کے ساتھ ساتھ دین کا جو پورا گویا طرزِ زندگی ہے اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اِس کی بھی حفاظت کی، یہی وجہ ہے میرے عزیزو، میرے دوستو کہ آج کی دنیا میں کوئی پیر، کوئی مولوی اعلیحضرت کے بغیر نہ وہ مکمل پیر بن سکتا ہے نہ وہ مکمل مولوی بن سکتا ہے۔ نہایت ضروری ہے کہ وہ اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تحقیقات کو دیکھے۔ میرے عزیزو، میرے دوستو! اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اِس صدی میں ہمیں یہ تعلیم دی اور بتایا کہ محبت کرنی ہو تو اللہ کیلئے کرو اور اگر عداوت و دشمنی کرنی ہو تو وہ بھی صرف اللہ کیلئے کرو۔ آج تو میرے دوستو ہم بڑے مزے کی زندگی بسر کر رہے ہیں کھانا پینا ملتا ہے بڑے مزے سے ہیں۔

سارا ہندوستان اعلیحضرت کا مخالف

اعلیحضرت نے جس زمانے میں کام کیا ہے بڑا نازک وقت تھا اللہ اکبر سارا ہندوستان اُن کے مخالف تھا سارے لوگ مخالف تھے۔ اپنے آدمی بھی کہتے تھے کہ اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ کا جو قلم ہے وہ نارمل ہوجائے ذرا سا۔ آپ کا جو قلم ہے اور جو پین ہے اِس کی پاور کو ذرا سا کم کیجئے اور یہ جو سختی آپ کرتے ہیں اِس میں ذرا کمی لائیے۔ لیکن اللہ کا شیر اور حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نائبِ اعظم تھے۔

﴿دو قومی نظریہ اعلیحضرت نے دیا﴾

میرے عزیز و میرے دوستو یہ جو آج دنیا میں آپ دیکھتے ہیں نا کہ یہ ہندو ہے ، یہ مسلمان ہے، اور یہ کافر ہے اور یہ مشرک ہے یہ جو نظریہ ہے یہ تو اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دیا ہے۔ اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بتایا ہے کہ مسلمان ایک قوم ہے اور وہ الگ قوم ہے۔ اور شاید آپ کے علم میں نہ ہو اب میں آپ کو بہت قریب سے یہ بات بتاتا ہوں کہ یہی جامع مسجد گرے اسٹریٹ ہے، اب سنئے! یہ بات مجھے بہت بڑے مجمع میں کہنا چاہئے لیکن آپ کو معلوم ہے کہ مجمع وغیرہ یہ تو سب میں دیکھ چکا ہوں۔ کانگریشن وغیرہ اور اس طرح کے سارے لوگوں کا مجھ پر کوئی اثر نہیں اسی جامع مسجد میں مولانا مختار احمد صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہاں خطیب تھے اور اُس زمانے میں گاندھی اِزم کا یہاں زور تھا ۔گاندھی کی پریکٹس جب گجرات میں ناکامیاب ہوگئی اور وہ بطورِ ایڈووکیٹ وہاں

کامیاب نہیں ہوسکا تو وہ یہاں آیا اور اُس نے یہاں آکر کے we are Indian اِس بنیاد پر اُس نے یہاں آکر تحریک شروع کی اور یہاں مولانا مختار احمد صدیقی نے اُس کا یہاں مقابلہ کیا۔ مولانا مختار احمد صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیچھے اعلیحضرت کی گائیڈنس تھی۔ مولانا مختار احمد صدیقی کو جیل بھی جانا پڑا اور کیا کیا ہوا مگر یہ سارے ڈربن والے اے کاش تھوڑا پیچھے ہٹ کر کے اپنی تاریخ کو دیکھیں کہ کیا کیا کام ہوا ہے۔ اِس مسجد میں بیٹھ کر کے مولانا مختار احمد صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو لکھا کہ یہ گاندھی آیا ہوا اور وہ کہتا ہے کہ We are Indian کہ ہم سب ایک ہیں۔ اور اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ یہ انڈین ہونا عربین ہونا اِس سے اسلام کو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ عرب میں یہودی بھی ہیں اور عیسائی بھی ہیں یہ کوئی اسلام کی بات تو ہے نہیں کہ ہم عربی ہیں اور ہم عجمی ہیں۔ ارے بھائی دیکھنا یہ ہے کہ تم میں سے مسلمان کون ہے؟ محمد رسول اللہ ﷺ کا غلام کون ہے۔ یہ عربی اور یہ عجمی یہ کیا بات ہے۔ یہ اُس زمانے میں دوستو مولانا احمدِ مختار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو لکھا اور اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہاں سے گائیڈ کیا ظاہر ہے آپ جانتے ہیں کہ یہ جتنی تکلیف یہاں ہوئی ہے یہ سب اُسی وجہ سے ہے ورنہ یہاں مسلمان بہت تھے اور مسلمانوں کی پوزیشن بہت اسٹرونگ تھی۔ بس یہ We are Indian اِس مصیبت میں آکر کے بس یہ جو بھی صورتحال ہے اُس کو آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں بہرحال بتانا یہ چاہتا ہوں کہ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہر اسٹیج پر ہماری رہنمائی کی اور ریفارمر کا کام ہی یہی ہوتا ہے کہ وہ میرے دوستو سوسائٹی کو

نہیں دیکھتا وہ Almighty کو دیکھتا ہے۔ہماری نظر سوسائٹی پر ہوتی ہے اور ریفارمر کی نظر Almighty پر ہوتی ہے۔ہم سوسائٹی کو دیکھتے رہے کہ سوسائٹی یہ کہتی ہے وہ کہتی ہے لیکن اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر اللہ کے اوپر تھی اور اُس کے رسول حضرتِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر تھی۔

سنی کو پہچاننے کا ایک طریقہ

خدا کا فضل ہے کہ اُن کا مشن میرے دوستو اتنا کامیاب ہے اتنا کامیاب ہے کہ آج ہندوستان، پاکستان ہی نہیں میں آپ کو بتاؤں کہ ایک بہت بڑے عالم ہیں اِس وقت بھی وہ زندہ ہیں سعودیہ عریبیہ میں وہ مالکی ہیں اُن کا نام میں بھول رہا ہوں اُن کا ارشاد ہے کہ جب لوگ ہندوستان اور پاکستان اور اِدھر اُدھر سے لوگ آتے ہیں تو میں اُن کو چیک کرنا چاہتا ہوں کہ اِس کا جو مائنڈ ہے وہ کیا ہے؟ تو میں اُس کے سامنے اعلیحضرت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام لیتا ہوں میں اُس سے پوچھتا ہوں حالانکہ وہ مالکی ہیں وہ وہاں کے رہنے والے ہیں ہندوستانی، پاکستانی نہیں ہیں،اردو بولنے والے نہیں ہیں۔کہتے ہیں کہ میں اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام لیتا ہوں۔جب میں مولانا امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام لیتا ہوں اور جب میں دیکھتا ہوں کہ اُن کا نام سن کر یہ آدمی خوش ہوگیا۔اِس کے چہرے پر اچھا اثر پیدا ہوگیا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ سنی ہے اور یہ Faithful مسلمان ہے۔پھر مجھے کچھ چیکنگ کی ضرورت نہیں ہوتی پھر میں اُس سے نہیں پوچھتا کہ کہاں سے آئے ہو؟ اور

اگر میں دیکھتا ہوں کہ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام لینے سے اِس کے چہرے پر غمی پیدا ہوگئی ،سُرخ ہو گیا اور کچھ اور ہو گیا تو سمجھ جاتا ہوں کہ یہ بے دین ہے ۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! اعلیحضرت **Sign** ہیں حق اور باطل کے درمیان ۔یہی وجہ ہے کہ بہت سوچ کر کے اِس ساؤتھ افریقہ میں اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جو تحریک ہے وہ سنی رضوی سوسائٹی کے نام سے اور اُن کی روحانیت اور اُن کے فیضان کو عام کرنے کیلئے قادری رضوی کو عام کرنے کیلئے ہم نے یہ دو چیزیں اسی لئے قائم کی ہیں کہ تاکہ ساؤتھ افریقہ کے مسلمان اپنے ایمان کی حفاظت کر سکیں ۔اور سنی رضوی سوسائٹی کا پیغام یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو **True Message** ہے وہ پیش کر سکیں ۔

وصالِ امامِ عشق ومحبت

میرے عزیزو، میرے دوستو! آج سے باسٹھ سال پہلے اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پچیس صفر کو جمعہ کے دِن جس وقت مؤذن نے اللہ اکبر کہا آپ دنیا سے تشریف لے گئے ۔لیکن کیسے یہ میں آپ کو بتاؤں آپ نے دیکھا ہے اِس طرح سے کسی کا انتقال ہوتے ہوئے ؟ جمعہ کا دِن جب صبح ہوئی تو اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کاغذ کے اوپر وصیت لکھی ۔جائیداد تقسیم مکان کس کو کتنا ملے گا آپ چونکہ زمیندار تھے تو زمین کو کتنی ملے گی ، یہ تیاری ہو رہی ہے صبح سے غسل کیا پھر استنجا وغیرہ سے فارغ ہو گئے اور صبح

سے تیاری ہورہی ہے جس طرح سے ہم لوگ سفر کیلئے کہیں باہر جاتے ہیں تو ہم تیاری کرتے ہیں ۔لیکن اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اللہ کے ہاں جانے کیلئے صبح سے یہ تیاری شروع کردی اور چار مہینہ بائیس دِن پہلے آپ نے اعلان کردیا کہ میراانتقال ہوجائے گا۔ بدھ کو گھر والوں نے چاہا کہ رات کو جاگ کر اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت کریں اورانہوں نے سمجھا کہ شاید یہ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آخری رات ہے ۔آپ نے فرمایا کہ نہیں یہ آخری رات نہیں ہے جاؤتم سب آرام کرو۔اور جمعے کو میرا سفرشروع ہوگا۔

اعلیحضرت کا وقتِ نزع

میرے عزیزو، میرے دوستو! جمعے کو آپ نے وصیت لکھوا کراور ہر چیز مکمل کر کے اور ساری بتا کراور جو وصیت آپ نے لکھوائی اُس کے نیچے آپ نے سائن کیا اور جس وقت دنیا سے جانے کا وقت قریب ہوا تو آپ نے اپنے بڑے صاحبزادے سے فرمایا کہ تم سورۃ یاسین شریف پڑھو تو وہ سورۃ یاسین شریف پڑھتے ہوئے صاحبزادے تھے لڑکے تھے اُس وقت اتنی گھبراہٹ تھی اور پریشانی تھی کہ اُس میں ایک آیت رہ گئی یا بھول گئے تو آپ نے آنکھیں کھولیں اور آنکھ کھول کر بتایا کہ حامد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ آیت رہ گئی اِس کو پھر پڑھو۔ یہ انتقال ہورہاہے اُسی عالم میں ایک شخص مسئلہ پوچھنے آگیا۔آپ نے آنکھیں کھول کر فرمایا کہ اِس مسئلے کا جواب فلاں جگہ ہے۔روح میرے دوستو یہاں تک آگئی ہے اوردین کی باتیں بھی ہورہی ہیں اور

غور سے سورۃ یسین شریف اور سورۃ رعد بھی سُن رہے ہیں یہاں تک کہ تھوڑی دیر کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ ایک لائٹ ایک بجلی چمکی اور اِس صدی کا ریفارمر اور مجدد، آپ نے اڑسٹھ سال تک اِس دن کیلئے آپ نے انتظار کیا۔ خود ہی فرماتے ہیں ایک جگہ کہ یوں تو موت آنے کو آئے گی قیامت یہ ہے۔

''کہ یہاں مرنے پہ ٹھہرا ہے نظارہ تیرہ''

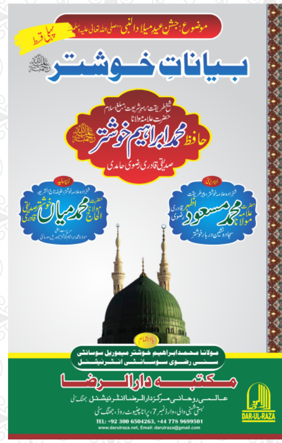
کہ یارسول اللہ ﷺ یوں موت تو آئے گی لیکن آپ کی زیارت تو موت کے بعد ہو گی اِس لئے ہمیں تو ''یہاں مرنے پہ ٹھہرا ہے نظارہ تیرا''

میرے عزیزو، میرے دوستو! اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُن اولیائے کاملین میں سے تھے کہ جو جیتے جاگتے حضور ﷺ کی زیارت کرتے تھے اور حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں بیٹھتے تھے۔ چنانچہ اس زمانے میں حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سب سے بڑا عاشق وہ ہے امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ باسٹھ برس پہلے اِس صدی کے ریفارمر اِس دنیا سے چلے گئے اور میرے عزیزو، میرے دوستو! اِن باسٹھ سالوں میں بہت سے بزرگوں کو ہم نے مس کیا ہے۔ ان شآء اللّٰہ تعالیٰ اب یہ جو دوسرا کل سے فنکشن شروع ہورہا ہے۔ ان شآء اللہ کل میں قصیدہ غوثیہ میں پڑھوں گا وہاں یونٹ 6 میں، اور پرسوں مفتیٔ اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش ہوگا پرسوں جمعے کو اور پھر ہفتے کو مشاعرہ اور نعت اور آخری دن اتوار کو۔ آپ کوشش کیجئے کہ آپ صرف خود ہی نہ آئیں بلکہ اپنے ساتھ دس، بیس آدمیوں کو بھی ساتھ لایئے یہ بھی بڑا ہے۔ خود تو آپ آئیں گے ہی لوگوں کو بھی ساتھ لایئے

تا کہ اجتماع کامیاب ہو۔آج کی یہ تقریب اسی لئے ہے کہ چونکہ آج پچیسویں شریف ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ لاکھوں اللہ نے نیک بندوں نے اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے وہاں ہم بھی نذرانہ عقیدت پیش کریں یہ مختصر سی گفتگو تھی جو آپ کی خدمت میں عرض کردی گئی۔ وما علینا الا البلغ المبین

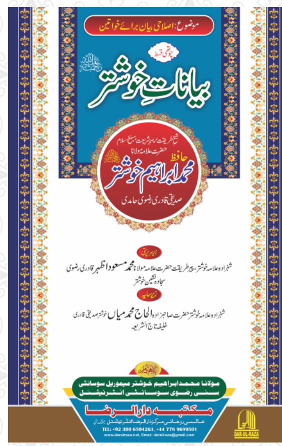
باہتمام

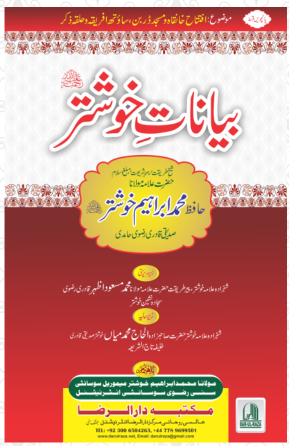
مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

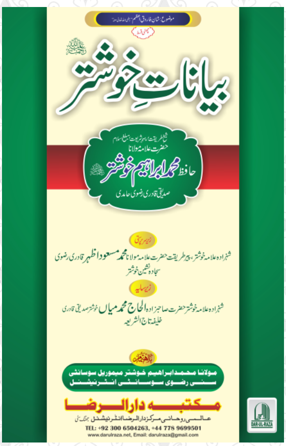


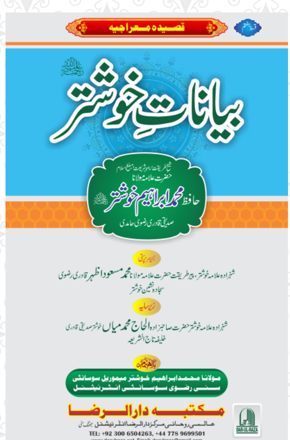














مکتبہ دارالرضا

DAR-UL-RAZA

عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی